علمی مضامین سلسلہ نمبر ۵۱

''اَلحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تا کہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

عالمی اَور ملکی حالات پر دُور اَندیش تبصرہ

ملکی حالات کے ذیل میں میں یہ ذکر کر رہا تھا کہ ہمیں ۶۵ء کی پہلی ہی لڑائی نے بتا دیا تھا کہ ہندوستان جب دھمکیاں دیتا ہے تو اُنہیں حقیقت پر محمول کرنا چاہیے۔ ۶۵ء میں اُس نے کہا تھا کہ ہم اپنی مرضی کا محاذ کھولیں گے پھر اُس نے کشمیر کے علاوہ بین الاقوامی بارڈر پر جنگ چھیڑ دی اَور لاہور کی طرف بڑھ آیا وغیرہ۔

اَب پھر وہ اِلزام لگا رہا ہے کہ پاکستان سکھوں کی اِمداد کر رہا ہے، اِس کے بعد اُس نے پاکستانی سرحدات پر جنگی تیاریاں اَور مشقیں شروع کیں اَور تیور بدل لیے ہیں جس میں ہندوستان کی داخلی صورتِ حال پیشِ نظر رکھنی اِنتہائی ضروری ہے۔

ہندوستان میں حکومت کی داخلی مضبوطی میں نہرو خاندان کی عظمت کو دَخل ہے جو وہاں کے باشندوں کے ذہن میں جاگزیں چلی آرہی ہے لیکن دُوسری طرف سکھ قوم کا ایک مذہبی فدائی طبقہ اِس خاندان سے دُشمنی پر اُتر آیا ہے اَور اِس کی وجہ بھی مذہبی ہے کہ اِن کے گردوَارے میں فوج نے داخل ہو کر کارروائی کی اُس کا تقدس پامال کیا جبکہ صرف سخت محاصرے سے بھی وہاں باغیانہ مرکز بنا لینے والوں کو مرکز خالی کر دینے پر مجبور کیا جا سکتا تھا چاہے اِس طرح عرصہ زیادہ لگ جاتا مگر عبادت گاہ کا تقدس قائم رہتا اَور سکھوں کا یہ اِختلاف مذہبی رنگ نہ اِختیار کر پاتا وہ یوں ہاتھ دھو کر نہرو خاندان کے پیچھے نہ

پڑتے۔ راجیو کو زِرّہ نہ پہنی پڑتی نہ محفوظ ترین گاڑیاں اَور سٹیج بنانے پڑتے اگر راجیو کے ساتھ کوئی بات پیش آجاتی ہے تو نہ صرف یہ کہ بہت سے علاقے آزاد ہوجائیں گے بلکہ جنوبی ہند بھی شمالی ہند سے اَلگ ہوجائے گا کیونکہ مملکت میں داخلی مضبوطی بالکل مختل ہو کر رہ جائے گی۔

اَب اِس صورتِ حال میں راجیو اَور اُن کے ہم نوا یہ سوچ سکتے ہیں کہ 'میزو قبائل' کی آزادی 'کشمیر' کی آزادی اَور 'خالصتان' کا مطالبہ اِن سب کی جڑ پاکستان کا وجود ہے۔ اگر یہ حصہ ہندوستان سے اَلگ نہ ہوتا تو مذکورہ علاقے والے خودمختاری کا خواب کبھی نہ دیکھ سکتے لہٰذا پاکستان ہی کو ختم کردو یا حملہ کرکے اِتنا کمزور کردو کہ وہ خود کو سنبھالے رکھنے کے قابل بھی نہ رہے۔ اِس مقصد کے حصول میں اُسے ایک سپر پاور (رُوس) کی ہمنوائی حاصل ہوگی اَور اَمریکا حسبِ سابق پاکستان کی صرف زبانی ہمدردی و غمخواری کرے گا اِس کی خاطر اپنے سر کوئی جنگ نہ لی ہے نہ لے گا۔ ہندوستان کو مستقبل میں اپنی طرف مائل رکھنے کے لیے اُسے کوئی دھمکی بھی نہ دے گا۔

رہی اَفغانستان کی مظلومیت تو وہ بھی اُسے اپنے مفاد کی خاطر نظر آرہی ہے کیونکہ وہ حقیقتًا مظلوموں کا مددگار نہیں ہے اَگر مظلوموں کا مددگار ہوتا تو فلسطین میں بھی ہوتا۔ اَفغانستان اَور عراق میں اُس کے دونوں دُشمن آپس میں لڑ رہے ہیں اَور اُس کا اَسلحہ بِک رہا ہے۔ ساتھ ہی مفت میں اَفغان مجاہدین کی مساعی سے رُوس کا نقصان بھی ہو رہا ہے اَور بدنامی بھی، عرب ممالک کی سب دولت اِن جنگوں میں اَمریکا کے پاس چلی گئی ہے اَب پاکستان اَگر خدانخواستہ نہ بھی رہے تو اپنے مفادات کسی اَور طرح حاصل کرلے گا، غرض ایسے سخت پریشان کن حالات میں ہمارا ملک دَاخلی اِنتشار کا شکار ہے۔

صوبہ سندھ کا ایک حصہ موجودہ حکومت سے اِس قدر برگشتہ ہے کہ اُس نے دو تین سال سے باغیانہ اَفکار کی اِشاعت کا سلسلہ چلا رکھا ہے اِس میں کچھ گروپس مسلح ہوچکے ہیں اَور اِتنے ہتھیار بند کہ اُن پر پولیس قابو ہی نہیں پاسکتی وہاں فوج ہی کنٹرول پر مامور ہے۔ اَور کوئی مخفی بات نہیں ہے کہ اُن کے علاقے ہندوستان کی سرحد سے کوئی خاص فاصلہ پر نہیں ہیں۔ اِس صورتِ حال کی طرف سے حکومت کا تغافل ملک کے لیے اَز حد نقصان دہ ہوسکتا ہے۔

ہندوستان کی مذکورہ بالا حالت و کیفیت میں ہمیں اِس کا 'سیاسی' حل نکال لینا چاہیے 'فوج کشی' اِس کا حل نہیں۔

جہاں تک لاہور سیالکوٹ بارڈر کا تعلق ہے تو روز مرہ خبریں آرہی ہیں کہ وہاں ہندوستان اپنے دفاع کو اِنتہائی مضبوط بنا رہا ہے کہ پاکستان اِدھر نہ بڑھ سکے چاہے سکھ سپلائی لائنیں بھی کاٹ دیں۔ اَبھی چنڈی گڑھ میں ساٹھ جنرلوں کی میٹنگ کی خبر آئی تھی۔

☆ میں نے کہا : کہ مجھے اپنے جنرلوں کے بارے میں یہ گمان ہے کہ یہ اپنی اپنی حدود میں تو نقشہ جنگ بہت اچھا بنا سکتے ہیں لیکن سارے ملک کے مجموعی نقشہ میں 'سیاسی دماغ' کی ضرورت ہوتی ہے صرف 'فوجی دماغ' یہ نہیں بنا سکتا۔

☆ میں نے کہا : کہ مشرقی پاکستان میں یہ ہوسکتا تھا کہ فوجیں ہر طرف سے سمیٹ کر 'سندر بن'[۱] کو مرکز اَور برما کی سرحد کو اپنی پشت پناہ بنالیا جاتا۔ اگر اُس وقت ایسا کرلیا جاتا تو لڑائی جاری ہی رہتی اَور بنگلہ دیش کبھی نہ بنتا ہتھیار نہ ڈالے جاتے لیکن پورے ملک کی لڑائی یحیٰی خاں لڑ رہا تھا وہ یہ حکم نہ دے سکا 'فوجی ذہن' تھا 'محاذ' سنبھال سکتا تھا 'پورا ملک' نہیں جس کے لیے 'سیاسی دماغ' کی ضرورت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ نہ اُسے جغرافیہ کا مطالعہ حاصل تھا نہ تاریخ کا، میں نے یہ سوال خود جنرل نیازی سے بھی کیا جس پر اُن کا جواب قطعًا غیر تسلی بخش تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی فوجی حکمراں اپنے ذمہ دونوں کام لیتے ہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ یحیٰی خاں 'اَنگریز' کا تربیت یافتہ تھا مکمل اَور بڑا نقشہ 'سیاست داں اَنگریز' خود بناتے تھے اَور میدانِ جنگ کا 'جنرل' بناتے تھے۔ آج کے فوجی بھی اُن کے شاگردوں کے شاگرد ہیں اِن کی وہی تربیت ہے جو اِن کے اُستادوں کی اَنگریز نے کی تھی۔

آج پھر صورتِ حال وہی ہے کہ سب کچھ فوج کے ہاتھوں میں ہے اُس کے پاس ایک ذمہ داری ہونی چاہیے مگر اُس نے دونوں لے رکھی ہیں اِس لیے پھر لغزشِ پا کا اَندیشہ محسوس ہو رہا ہے خدا اپنی پناہ میں رکھے۔

---

[۱] بنگال کا مشہور جنگل

☆ میں نے کہا : اَندریں حالات ،حکمران طبقہ اَور حزبِ اِختلاف کے موجودہ ڈیڈلاک کو ختم کرنے کے لیے دو باتیں تو نہایت ہی ضروری ہیں : ایک تو یہ کہ جنرل ضیاء فوج سے اَلگ ہو کر سویلین بنیں۔ دُوسرے یہ کہ وہ نیشنل سیکیورٹی کونسل کی طرح کی کوئی چیز نہ بنائیں، نہ فوج کے سول حکومت میں با اِختیار رہنے کی کوئی شق بڑھائیں تو پھر بات ہو سکتی ہے۔

اِس پر محترم نواب زادہ صاحب سے میرا تبادلہ خیال نہیں ہوا ہے۔ تبادلۂ خیال اَور پھر سب دوست جماعتوں کے یکجا بیٹھ کر مشوروں کے بعد جو بات سامنے آئے گی قطعی تو وہی ہوگی۔ اِس سے زیادہ فی الوقت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

☆ میں نے کہا : قرآنِ پاک میں ہے :

مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ o اُولٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ o اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ o (پارہ ۶ رکوع ۱۱)

(۱) تو میرا شریعت بل چاہنے والے بھولے بھالے علماء سے یہ سوال ہے کہ جس شخص کو خدا نے سو فیصد اِختیارات دے رکھے ہیں اَور اُس نے اِسلام کے نام پر بزعمِ خود ریفرینڈم کرایا تھا جس کی ووٹ پر لکھی ہوئی عبارت بھی بظاہر جائز نظر نہیں آتی تھی اُس نے یہ کیوں نہیں کیا کہ حنفی باشندوں کے لیے 'فقہ حنفی' پر مبنی قانون کا ترجمہ کرا کے عدلیہ کو دے دیتا اَور جہاں مدعی، مدعیٰ علیہ شیعہ ہوں وہاں اُنہیں اُن کا مجتہد قاضی بنا کر اِختیار دے دیتا کہ وہ چاہیں تو اپنے مسلک کے مطابق فیصلہ کرلیں۔ اَور اگر کہیں غیر مقلد حضرات اپنے ہی عالم کو اپنے لیے قاضی (جج) بنانا چاہتے تو اُنہیں بھی اِختیار دے دیتا کہ اپنے آپس کے فیصلے اِس سے کرا سکتے ہیں۔

اگر اُس نے اَب تک ایسا نہیں تو کیا وہ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ کی وعید میں داخل نہیں ہوا۔ اگر نہیں داخل ہوا تو کیوں ؟ اَور اگر وہ اِس وعید میں داخل ہے اُس نے خدا سے کیا ہوا وعدہ اَور عہد پورا نہیں کیا تو کیا آپ کا ایسے عہد شکن حاکم سے نفاذِ شریعت کی توقع رکھنا خود کو دھوکہ دینا نہیں ہے ؟

(۲) نفاذِ شریعت کے لیے اُس نے کوئی آرڈر بھی نہیں دیا جبکہ وہ صدارتی آرڈر دے سکتا تھا

اَور دے سکتا ہے بلکہ اُسے اَور طول دے دیا کہ جاؤ پہلے خطوط لکھواؤ تار دِلواؤ نئے سرے سے مطالبہ شروع کرو تو ایسے حاکم سے آپ کیوں نہیں پوچھتے کہ جناب اِسی بات پر تو آپ نے ریفرینڈم کرایا تھا کیا اپنے ریفرینڈم کی عبارت بھول گئے ہیں یا حزبِ اِختلاف کی طرح آپ خود بھی اپنے ریفرنڈم کی نفی کر رہے ہیں۔

(۳) اِن ہی بھولے بھالے علماء سے یہ سوال ہے کہ ایسا حکمران طبقہ جو پبلک کو ایسی کفریہ ''ہاں'' اَور ''نہیں'' میں پھنسائے پھر اُس سے پھر جائے پھر لمبا راستہ دِکھائے، کیا اِس کا اِیمان بھی قائم رہا ہے یا اُسے تجدیدِ اِیمان اَور علی الاعلان توبہ کرنی چاہیے تاکہ مذکورہ بالا وعیدوں سے وہ بچ سکے اَور یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ (پارہ ۱ رکوع ۲) کی فہرست میں داخل نہ رہے۔

(۴) کوئی آمر اَپنے اُوپر عدل و اِنصاف جو شریعتِ مطہرہ کا خاصہ ہے مسلط اَور حاوی کرنا نہیں چاہ سکتا۔ اِس لیے وہ اِسلامی قانون کے نفاذ سے حتی الوسع گریز کرتا ہے کیونکہ اُسے اپنی مصلحت کے تحت من مانی کرنی ہوتی ہے اَور اَگر وہ من مانی کرے گا تو اُس کا خلافِ شرع چلنا فوراً ظاہر ہو جائے گا اِس لیے اُسے یہی اچھا لگتا ہے کہ شریعت نہ آنے پائے۔

نیز قومی اسمبلی چاہتی ہے کہ وہ بااِختیار 'مقنّنہ' رہے اَور اِسلامی قوانین کے نفاذ کے بعد وہ اِن قوانین کی تائید و تقویت کے لیے تو قوانین بنا سکتی ہے مگر حسبِ دِل خواہ ایسے قوانین نہیں بنا سکتی جو اِسلامی قوانین سے متصادم ہوں گویا وہ مطلق العنان مقنّنہ نہیں رہتی اِس لیے وہ بھی خود بخود حتی الوسع شرعی قوانین کے نفاذ کی منظوری سے گریز ہی کرے گی، خصوصًا جب یہ دیکھے گی کہ اِس سے اُوپر والا بھی یہی چاہتا ہے۔

نیز یہ بھی حقیقت ہے کہ قومی اسمبلی کے ممبران تو اپنے اپنے علاقوں کے مسائل حل کرانے کے وعدے پر ووٹ لے کر آتے ہیں قانونِ شریعت کی اَصل اَور بنیادی ذمہ داری اُسی شخص کی بنتی ہے جس نے اِس نام پر ووٹ مانگا اَور خود کو کامیاب بنایا۔

(۵) ہر حکومت اُس وقت دباؤ قبول کرتی ہے جب کسی میں پُر زور طرح ''وگرنہ'' کہنے کی

قوت ہو لیکن جب وہ یہ جانتی ہے کہ یہ سب سامنے آکر مظاہرہ کرنے والے اپنے ہی زیرِ دَست ہیں اَور ایسے بہی خواہ مخلص دوست ہیں کہ کسی حالت میں ہمارا برا نہیں چاہ سکتے اُن کی رگیں بھی ہمارے قبضہ میں ہیں اَور ہمارا نقصان اُن کا نقصان اَور ہمارا نفع اُن کا نفع ہے تو ایسے مظاہروں کا کیا وزن رہ جاتا ہے۔ اَب مذاکرات کی دعوت دے گی پھر کچھ بعد مذاکرات ناکام ہوں گے پھر کوئی شریعت بل سامنے آئے گا پھر مظاہرے ہوں گے آخر تک یہی سلسلہ چلتا رہے گا۔

(٦) اَور اَگر بالفرض یہ بل آج منظور بھی ہو جائے تو کل پھر صرف معمولی اَکثریت سے خدانخواستہ نامنظور بھی ہوسکتا ہے۔

(٧) اگر نامنظور نہ بھی ہو تو بھی شرعی قوانین کیسے آئیں گے جب تک فقہ حنفی وغیرہ کے تراجم نہ ہوں اَور مذکورہ بالا ہماری مجوزہ صورت صراحۃً نہ منظور کی جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اُسے ۷۳ء کے آئین کی تشریح تسلیم کیا جائے کیونکہ آئین کا جز بنے بغیر عدالت کے لیے وہ قانون واجب التسلیم نہیں ہوگا۔

حامد میاں غفرلہٗ

مخیرّ حضرات سے اَپیل

جامعہ مدنیہ جدید میں بحمد اللہ چار منزلہ دارُالاقامہ (ہوسٹل) کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پہلی منزل پر ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، مخیرّ حضرات کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (اِدارہ)